www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterma

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
٣٩	پھونک مارنا	نَفَخَ - نَقَرَ - نَفَثَ - اَطْفَأَ (۴)
	پھیلنا	دیکھیے بکھرنا
٤٠	پھیلانا	ذَرَا - مَدَّ - دحٰی اور طَحٰی - نَشَرَ - بَسَطَ - بَثَّ (٦)
٤١	پھینکنا	نَبَذَ - طَرَحَ - رَجَمَ - رمٰی - قَذَفَ - جفأ (٦)
٤٢	پیاسا	ظمآن - ورد - هِيم - لَهِث (۴)
٤٣	پیالہ	اکواب - کاس - سقایۃ - صواع (۴)
٤٤	پیپ	غسلین - غسّاق - صدید (٣)
٤٥	پیٹھ، پشت	ظُهر - دُبر - صُلب (٣)
٤٦	پیچھا کرنا	اِبتغاء - قَصّ - اَتبَعَ (٣)
٤٧	پیچھے	بَعدَ - اِدبار - خَلف - وراء (۴)
٤٨	پیچھے آنا	خَلَفَ اور خِلفۃ - اَردَفَ - تَلٰی (٣)
٤٩	پچھوڑنا	اَخَّرَ - خَلَّفَ (٢)
٥٠	پیچھے رہنا	تَاَخَّرَ - خالَفَ - غَبَرَ (٣)
٥١	پیچھے کرنا، اڑانا	اَخَّرَ - اَرجاء - اَرجِهِ - نسأ (۴)
٥٢	،، لگانا، لگنا	اَتبَعَ - تَقَفّٰی اور قَفّٰی - اَغوٰی (٣)
٥٣	پیچھے کے دوسرے مشتقات	خَنَسَ - اِتَّبَعَ - اِلتَفَتَ (٣)
٥٤	پیدا کرنا	بَرَأَ - بَدَعَ - فَطَرَ - خَلَقَ - اَنشَأَ - ذَرَا - (٦)
	پیروی کرنا	دیکھیے اطاعت کرنا
٥٥	پیش کرنا	عَرَضَ - اَحضَرَ (٢)
٥٦	پیشانی	جبین - جبهه - ناصیۃ (٣)
٥٧	پیغمبر	نبی - رسول - ملائکۃ (٣)
٥٨	پیغمبروں کے حریف	ساحر - کاهن - شاعر - مجنون (۴)
٥٩	پینا	شَرِبَ - جَرَعَ - سَاغَ (٣)

ت

نمبر شمار	عنوان	الفاظ متعلقہ
	تابع کرنا	دیکھیے "مسخر کرنا"
	تابعداری کرنا	دیکھیے "اطاعت کرنا"
١	تارا (اقسام)	نَجم - کَواکِب - خُنَّس - جَوار - کُنَّس (٥)
٢	تاریکی چھانا	عَسعَسَ - غَسَقَ - غَطَشَ - وَقَبَ - سَجٰی - اَظلَمَ (٦)
٣	تازہ	طرِی - رطب - نَضرۃ - ناعمۃ (۴)
٤	تاکہ، تاکہ نہ	لِ - کَی - ان - کَیلا - لِکَیلا - لِئَلّا (٦)
٥	تانبا	قِطر - مُهل (٢)
٦	تخت	عرش - ارائك - سریر (٣)
٧	تختہ	دُسُر - اَلواح (٢)
٨	تدبیر، تدبیر کرنا	دَبَّرَ - کادَ (کید) مَکر - حِیلۃ (۴)
٩	ترازو	میزان - قسطاس (٢)
١٠	تراشنا	نَحَتَ - جابَ (٢)
	ترغیب دینا	دیکھیے "ابھارنا"
١١	ترکاری	قَضب - بَقل (٢)
١٢	تسبیح وتقدیس	سَبَّحَ - قَدَّسَ - حَاشَا (٣)
١٣	تسکین، تسلّی	سَکِینۃ - اِطمِینان (٢)
١٤	تعبیر بتلانا	عَبَرَ - اَوَّلَ - اَفتٰی (٣)
١٥	تعریف کرنا	حَمِدَ - شَکَرَ (٢)
١٦	تعظیم کرنا	عَظَّمَ - وَقَّرَ (٢)
	تقویت دینا	دیکھیے "قوت دینا"
١٧	تک	اِلٰی - حَتّٰی (٢)
	تکبر کرنا	دیکھیے "اترانا"
١٨	تکلیف	ضَرّ - ضُرّ - ضَرّاء - کُرهًا - اَذًی - معرّۃ (٦)
١٩	تکلیف دینا، اٹھانا	ضَرَّ - اَذٰی - کَلَّفَ - شَقَّ - اَکرَهَ - عَنَتَ اور اَعنَتَ - سَامَ (۴)
	تلاش کرنا	دیکھیے "ڈھونڈنا"
٢٠	تندرست کرنا، ہونا	شَفٰی - اَبرَأَ - اَفاقَ (٣)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا ۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۭ حَتّٰٓي اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ (۵۷/۷)

اور وہی تو ہے جو اپنی رحمت (یعنی مینہ) سے پہلے ہواؤں کو خوشخبری بنا کر بھیجتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ بھاری بھاری بادلوں کو اٹھا لاتی ہے تو ہم اس کو ایک مری ہوئی بستی کی طرف ہانک دیتے ہیں۔

۶- بَعَثَ: بنیادی طور پر اس میں دو معنی پائے جاتے ہیں (۱) ابھارنا۔ اٹھانا (۲) تنہا روانہ کرنا (منجد) کبھی تو بیک وقت یہ لفظ دونوں معنوں میں کبھی الگ الگ کسی ایک معنی میں استعمال ہوتا ہے، کہا جاتا ہے بَعَثْتُ الْبَعِيْرَ جس کے معنی ہیں اونٹ کو اٹھانا اور آزاد کر دینا۔ اس وقت ہمارے زیر بحث اس کے پہلے معنی ہیں۔ اگر اس لفظ کا استعمال مُردوں سے متعلق ہو تو بھی اس میں دونوں معنی پائے جاتے ہیں یعنی مردوں کو زندہ کر کے اٹھانا اور میدان محشر کی طرف چلانا۔ مثلاً:

وَّاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ (۷/۲۲)

اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ خدا سب لوگوں کو جو قبروں میں ہیں جلا اٹھائے گا۔

پھر یہ لفظ نیند سے اٹھانے کے لیے بھی (یعنی صرف پہلے معنی میں) استعمال ہوا ہے۔ کیونکہ نیند بھی ایک ہلکی قسم کی موت ہی ہوتی ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَاۗءَلُوْا بَيْنَهُمْ (۱۹/۱۸)

اور اسی طرح ہم نے ان (اصحاب کہف) کو (نیند سے) اٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں۔

۷- اَنْشَرَ: نَشَرَ کے بنیادی معنی پھیلانا ہیں اور اس کی ضد طوی یعنی لپیٹنا ہے۔ نَشَرْتُ الْكِتَابَ یعنی میں نے کتاب کو کھولا یا پھیلایا اور طَوَيْتُهٗ کے معنی کتاب کو لپیٹ دیا یا بند کر دیا (م ل) جیسا کہ قرآن کریم میں ہے:

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (۱۰/۸۱)

اور جب عملوں کے دفتر کھولے جائیں گے۔

اور نَشَرَ الْمَيِّتُ نُشُوْرًا کے معنی میت کے از سر نو زندہ ہونے کے ہیں (مف) وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ کے معنی اللہ کے پاس ہی قبروں سے نکل کر جانا ہے۔ اس میں زندہ ہونا، اٹھنا اور پھیلنا سب معنی پائے جاتے ہیں۔ اسی سے اَنْشَرَ فعل متعدی ہے۔ ارشاد باری ہے:

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۙ ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ (۲۲/۸۰)

پھر اللہ نے انسان کو موت دی پھر اسے قبر میں دفن کرایا پھر جب چاہے گا اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔

۸- اَنْشَزَ: نشز کے بنیادی معنی ارتفاع، اٹھان، ابھار کے ہیں۔ خصوصاً جب کسی چیز میں یہ اٹھان تحرک اور ہیجان کا نتیجہ ہو۔ (غ ق) نَشَزَ الرجل کا معنی بیٹھے ہوئے آدمی کا اٹھ کھڑا ہونا ہے (منجد) اسی سے اَنْشَزَ فعل متعدی ہے۔ قرآن میں ہے:

وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا

اور اپنے (ہمراہ) گدھے کو دیکھو اور ہم نے تجھے لوگوں کے واسطے نمونہ بنانا چاہا اور ہڈیوں کی طرف بھی دیکھو، ہم

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بات ضروری نہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ۔ (۱۷/۷۹) اور رات کو بیدار ہو کر نماز تہجد ادا کرو۔ یہ تمہارے لیے زیادتی ہے۔

۷۔ اَرْبٰی: رِبَا الْمَال بمعنی مال کا زیادہ ہونا۔ اور رِبٰو بمعنی سود۔ اصل زر پر بلا محنت زائد اضافہ۔ رِبَا الْفَرَس بمعنی گھوڑے کا سانس پھول جانا اور رِبَا الْوَلَد بمعنی بچے کا نشوونما پاکر بڑھنا ہے اور اَرْبٰی بمعنی کسی چیز کی تربیت کرنا یا پال پوس کر بڑھانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (۲/۲۷۶) اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

ماحصل: (۱) زاد: کسی چیز کے پورا ہونے کے بعد مقدار اور صفات میں اضافہ کے لیے۔
(۲) کثر: تعداد اور مقدار میں اضافہ کے لیے۔
(۳) ضاعف: دگنا یا اس سے بھی زیادہ کرنے کے لیے۔
(۴) عفا: کسی چیز کو چھوڑ دینا کہ وہ بڑھ جائے۔
(۵) تطوع: فرائض پر اپنے شوق سے زیادتی۔
(۶) نفل: واجبات پر زیادتی۔
(۷) اَرْبٰی: پال پوس کر بڑھانے کے لیے۔

۴۲۔ بستی۔ بستی والے

کے لیے قَرْيَة، بَدْو اور اَعْرَاب کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں:

۱۔ قَرْيَة: ہر وہ جگہ جہاں لوگ جمع ہو کر آباد ہو جائیں قَرْيَة ہے خواہ یہ چھوٹی سی بستی ہو، گاؤں ہو، قصبہ ہو یا شہر (ج قریٰ) اور اُمُّ الْقُرٰی بمعنی مرکزی بستی یا شہر۔ شہر مکہ کو بھی اُمُّ الْقُرٰی کہا گیا ہے اور قریہ سے مراد بستی بھی ہے اور بستی والے بھی یا باشندگان بھی (مف) قرآن میں ہے:

وَسْئَلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا۔ (۱۲/۸۲) اور جس بستی میں ہم ٹھہرے تھے اس (کے رہنے والوں) سے پوچھ لیجئے۔

۲۔ بَدْو: بمعنی گاؤں۔ دیہات یا دور افتادہ جگہ۔ بَدَا بمعنی ظاہر ہونا اور بَدْو سے ایسی جگہ مراد ہے جہاں بلند عمارتیں نہ ہونے کی وجہ سے سب کچھ نمایاں طور پر نظر آتا ہو (مف) اسی سے بادیۃ بمعنی صحرا، بادی بمعنی صحرانشین اور بَدَوِیٌّ بمعنی دیہاتی کے الفاظ مشتق ہیں۔ قرآن میں ہے:

وَقَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ السِّجْنِ وَجَآءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ (۱۲/۱۰۰) اور اس (اللہ) نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے جیل سے نکالا اور آپ کو گاؤں سے یہاں لایا۔

۳۔ اَعراب: عَرَبِیٌّ بمعنی ملک عرب کا باشندہ اور اَعْرَابِی بمعنی عرب کا دیہاتی۔ ملکِ عرب کے دیہات میں رہنے والا (ج۔ اَعْرَاب) بادیہ نشین۔ پھر چونکہ دیہات کے رہنے والے عموماً جاہل اور گنوار ہوتے ہیں لہٰذا اعراب کا لفظ گنوار کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲- وِرْد : وُہ پیاسا آدمی یا قافلہ جو پانی کی تلاش میں نکل کھڑا ہو (مف) اور وَرَدَ کے معنی پانی پینے کے لیے گھاٹ پر پہنچا (۱۲/۹) اور وِرْد بمعنی گھاٹ (۱۱/۹۹) اور مَوْرُود بھی گھاٹ کو کہتے ہیں وَرَدَ کی ضد صَدَرَ ہے بمعنی پانی پی لینے کے بعد واپس ہونا۔ ارشادِ باری ہے:

وَنَسُوقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا (۱۱/۹۹)	اور ہم گنہگاروں کو دوزخ کی طرف پیاسے ہانک لے جائیں گے۔

۳- هِيْم (الهیام) انتہائی شدت کی پیاس (م ل - فل ۱۶۲) اور هَامَ بمعنی سخت پیاسا ہونا (منجد) اور هُیَام اونٹ کی ایک بیماری ہے۔ جس میں اونٹ سخت پیاسا رہتا ہے۔ اور هِيْم وُہ سخت پیاسا اونٹ جسے پیاس نہ بجھنے کی بیماری لگی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

فَشَارِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ	اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے اور پیو گے بھی تو
فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ (۵۶/۵۵)	اس طرح جیسے پیاس کی بیماری والے اونٹ پیتے ہیں۔

۴- لَهَث : سخت پیاس کی وجہ سے زبان باہر نکالنا اور ہانپنا۔ اور بعض کے نزدیک یہ لفظ درماندگی اور پیاس دونوں کے مجموعہ پر بولا جاتا ہے (مف) اور لُهْثَة سخت پیاس کو اور لُهَات اس پیاس کو کہتے ہیں جو اندرونی گرمی کی وجہ سے ہو (ق م) ارشادِ باری ہے:

فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔ (۷/۱۷۶)	تو اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تو اس پر بوجھ لادے تو زبان نکالے رہے اور اگر یوں ہی چھوڑ دے تو بھی زبان نکالے رہے۔

ماحصل: (۱) ظَمْاٰن : پیاس سے بیقرار۔ (۲) هِيْم : ایسا سخت پیاسا جس کی پیاس بجھنے میں نہ آئے۔
(۳) وِرْد جو پیاسا پانی کی تلاش میں چل کھڑا ہو۔ (۴) لَهَث : سخت پیاس کی وجہ سے زبان کا باہر نکل آنا۔

۴۳ — پیالہ

کے لیے اَكْوَاب، كَاْس، سِقَايَة اور صُوَاع کے الفاظ آئے ہیں۔

۱- اَكْوَاب، كُوْب کی جمع ہے۔ اور كُوْب ایسے پیالے کو کہتے ہیں جس کے دستی نہ ہو (گلاس وغیرہ) اور اگر دستی والا ہو تو اسے كُوْز کہتے ہیں (فل ۳۰) اور اگر دستی اور ٹوٹی دونوں ہوں تو وُہ ابریق ہے۔ جس کی جمع اباریق آتی ہے۔ بمعنی لوٹا یا جگ وغیرہ۔

۲- كَاْس : مشروب سے بھرا ہوا پیالہ۔ جام۔ چھلکتا جام۔ اور اگر اس میں مشروب نہ ہو تو وہ قدح ہے۔ (ف ل ۳۰) کاس عموماً شراب سے بھرے ہوئے پیالہ کو کہتے ہیں۔ اور کاس کا معنی شراب بھی ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ	نوجوان خدمتگذار جو ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہیں گے آس پاس پھریں گے یعنی آبخورے اور آفتابے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَفَارَ التَّنُّوْرُ (۱۱/۴۰) یہاں تک کہ ہمارا حکم آپہنچا اور تنور جوش مارنے لگا۔

۲۔ نَضَخَ : بمعنی پانی کا چشمہ سے زور سے پھوٹنا۔ اور انضخ بمعنی پانی کا اُچھل کر نیچے گرنا۔ نَضَّاخ موسلادھار بارش اور منضخۃ پانی چھڑکاؤ کرنے کے آلہ کو کہتے ہیں (منجد) گویا اس لفظ میں جوش مار کر اُوپر اُچھلنے کی بجائے اُبلنے اور بہنے کا تصور پایا جاتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ (۵۵/۶۶) ان (دونوں باغوں میں) دو چشمے اُبل رہے ہیں۔

۳۔ اَنْبَجَسَ : بمعنی کسی چیز کا پانی کی وجہ سے کھل جانا، خواہ زمین ہو یا پتھر یا پہاڑ (م۔ل) اور صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک پہاڑ یا پتھر سے پانی نکلنے اور بہنے کے لیے انبجس کا لفظ خاص ہے (ف ل ۲۵۹)

ارشادِ باری ہے:

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۚ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۷/۱۶۰) اور جب موسیٰؑ سے اُن کی قوم نے پانی طلب کیا تو ہم نے اُن کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو تو اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔

۴۔ اِنْفَجَرَ اور اِنْبَجَسَ قریب المعنی الفاظ ہیں۔ اور قرآنِ کریم میں یہ دونوں الفاظ ایک ہی موقع کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً اَنْفَجَرَ سے متعلقہ آیت اس طرح ہے:

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۲/۶۰) اور جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لیے خدا سے پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو (انھوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے۔

ان دونوں میں خفیف سا فرق یہ ہے کہ جب چشمہ کا دہانہ پوری طرح نہ کھلا ہو اور پانی کچھ تھوڑا بہت اوپر بھی اٹھتا ہو تو انۢبجس کا لفظ استعمال ہو گا۔ اور جب منہ پوری طرح کھل جائے اور پانی دہانہ پر آکر بہنے لگے تو انفجر کا لفظ استعمال ہو گا۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ انجس پہاڑ یا پتھریلی زمین سے چشمہ پھوٹنے سے خاص ہے جبکہ انفجر کا لفظ عام ہے۔ یہ پہاڑی اور میدانی زمین دونوں کے لیے استعمال ہو سکتا ہے۔ طوفانِ نوحؑ کے وقت پانی عام زمین سے پھوٹ کر بہ نکلا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ (۵۴/۱۲) اور ہم نے زمین میں سے چشمے جاری کر دیے اور پانی ایک کام کے لیے جو مقدر ہو چکا تھا جمع ہو گیا۔

۵۔ سَالَ : میں صرف پانی کے بہنے کا تصور پایا جاتا ہے خواہ یہ پانی بارش کا ہو یا چشمے کا۔ مثلاً:

(۱) اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌۢ بِقَدَرِهَا (۱۳/۱۷) اسی نے آسمان سے مینہ برسایا۔ پھر اس سے اپنے اندازے کے مطابق نالے بہہ نکلے۔

(۲) وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ (۳۴/۱۲) اور ہم نے سلیمانؑ کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا۔

اسی سے لفظ سیّال ہے جو ہر اس چیز کو کہتے ہیں جو پانی کی طرح نشیب کی طرف بہہ نکلے۔ گویا سیل میں نیچے کی طرف زور سے بہنے کا تصور پایا جاتا ہے۔ اور سیل کو ہی ہماری زبان میں سیلاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَلدَّلْو بمعنی ڈول سے پانی بہا کر ڈول کو خالی کر دینا (مف) یعنی کسی چیز کو آہستہ آہستہ ڈالنا یا گرانا۔
قرآن میں ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا (۲/۲۵۰) — اے ہمارے پروردگار! ہمارے دلوں میں صبر ڈال اور ہمارے قدموں کو (لڑائی میں) مضبوط کر دے۔

دوسرے مقام پر ہے:

قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا (۱۸/۹۶) — ذوالقرنین نے کہا کہ اب میرے پاس تانبا لاؤ کہ اس (دیوار) پر پگھلا کر ڈال دوں۔

۶۔ اَوْقَعَ: وَقَعَ کے بنیادی معنی دو ہیں۔ (۱) ثابت ہونا (۲) نیچے گرنا (مف) اور اَوْقَعَ بمعنی واقع کرنا (منجد) یعنی کسی چیز کو ڈالنا، پھر اسے جما دینا۔ ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ (۵/۹۱) — شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور رنجش ڈال دے۔

ماحصل: (۱) اَلْقٰی: کسی چیز کو آرام سے رکھ دینا۔ ڈالنا۔ جسے دوسرے دیکھ سکیں۔

(۲) سَلَكَ: ایک چیز کو دوسری میں ڈالنا۔ داخل کرنا۔

(۳) نَبَذَ: کسی چیز کو درخور اعتنا نہ سمجھتے ہوئے ڈال دینا۔

(۴) قَذَفَ: پھینکنا یا قوت اور شدت سے ڈالنا۔

(۵) اَفْرَغَ: اس طرح ڈالنا یا گرانا جیسے ڈول سے آہستہ آہستہ پانی انڈیلا جاتا ہے۔

(۶) اَوْقَعَ: کوئی چیز ڈالنا۔ پھر اسے جما دینا۔

۲ ——— ڈبونا

کے لیے اَغْرَقَ اور صَبَغَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَغْرَقَ: غرق بمعنی کسی غیر آبی جاندار کا پانی میں تہ نشین ہو جانا۔ ڈوبنا۔ پانی میں ڈوب کر مر جانا اور اَغْرَقَ بمعنی کسی کو ڈبو دینا۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (۲/۵۰) — اور ہم نے فرعون کی قوم کو غرق کر دیا، اور تم دیکھ رہے تھے۔

۲۔ صَبَغَ: صَبَغَ يَدَهٗ فِي الْمَآءِ بمعنی اپنے ہاتھ کو پانی میں ڈبونا اور اِصْطَبَغْتُ بِالْخَلِّ بمعنی میں نے روٹی سرکہ میں ڈبو کر کھائی۔ صَبَغَ الثَّوْبَ بمعنی کپڑے کو رنگنا۔ کپڑے کو رنگدار پانی میں ڈبونا۔ صِبْغ بمعنی رنگ بھی اور سالن بھی۔ اور صِبْغَة بمعنی رنگ۔ صابغ رنگنے والا۔ اور صَبَّاغ بمعنی رنگریز۔ (مف۔ منجد) قرآن میں یہ لفظ ان دونوں معنوں میں آیا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ — رنگ تو اللہ ہی کا ہے اور اس سے بہتر رنگ (یعنی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص

۱ــــ صاف کرنا

کے لیے مَحَّصَ، طَهَّرَ، صَفَا اور مَسَحَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَحَّصَ: کسی ایسی چیز کو صاف کرنا جس میں ملاوٹ رچ بس گئی ہو۔ مادی اشیاء میں اس کا اطلاق مرکبات (COMPOUNDS) کو الگ کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے مَحَّصَ الذَّهَبَ بمعنی سونے کو کٹھالی میں ڈال کر دوسری دھاتوں کے آمیزے اور آلائش دُور کر دینا۔ اور معنوی لحاظ سے اس کا اطلاق کسی کو رنج و مصائب میں مبتلا کر کے اسے پاک و صاف بنانا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ يَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ (۳/۱۴۱)
تاکہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو خالص مومن بنا دے اور کافروں کو نابود کر دے۔

۲۔ طَهَّرَ: (ضد دَنَسَ بمعنی میل کچیل ہے) یعنی میل کچیل کو دُور کرنا۔ اور طَهُوْر بمعنی میل کچیل اور غلاظت سے پاک۔ صاف ستھرا ہوا شفاف۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (۲۵/۴۸)
اور ہم نے آسمان سے ستھرا ہوا پانی اتارا۔

۳۔ صَفَا: ایسی چیزوں کو آلائش اور آمیزش سے پاک صاف کرنا جن کو الگ کرنا کیمیاوی عمل کے بغیر ممکن ہو۔ یعنی آمیزہ (MIXTURE) جیسے شہد کو موم اور ستھا وغیرہ سے پاک و صاف کرنا یا نمکین پانی کو گرم کر کے پانی اور نمک کو الگ الگ کر دینا۔ قرآن میں ہے:

وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى (۴۷/۱۵)
اور جنت میں صاف شدہ شہد کی نہریں ہوں گی۔

۴۔ مَسَحَ: بمعنی چیز پر ہاتھ پھیر کر اس سے گرد اور آلائش وغیرہ کو دُور کرنا۔ جھاڑنا، پونچھنا۔ جیسے فرمایا:

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ۔ (۳۸/۳۳)
تو سلیمانؑ ان گھوڑوں کی گردنوں اور پنڈلیوں پر ہاتھ پھیر کر گرد صاف کرنے لگے۔

اور شرعی اصطلاح میں مسح کا معنی پاک مٹی یا پانی کو پہلے کسی جگہ پر ملنا یا لگانا پھر اسے جھاڑ کر صاف کر دینا ہے۔ جیسے فرمایا:

فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (۵/۶)
تو پاک مٹی کا ارادہ کرو۔ پھر اس سے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ شَوٰی: بمعنی جسم کے اطراف۔ ہاتھ پاؤں اور وہ اعضاء جن پر زخم لگنے سے موت واقع نہ ہو۔ محاورہ ہے رَمَاہُ فَاَشْوَاہُ یعنی میں نے اسے تیر مارا تو اس کے اطراف پر لگا۔ یعنی کسی ایسے عضو پر نہیں لگا جس پر زخم لگنے سے موت واقع ہوتی (مف) ارشادِ باری ہے:

كَلَّآ اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى (۷۰/۱۶) ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ وہ تو بھڑکتی آگ ہے۔ جو کھال ادھیڑ ڈالے گی۔

۴۳۔۔۔۔۔۔ کھال اتارنا

کے لیے سَلَخَ اور کَشَطَ کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ سَلَخَ: سَلَخُ الْحَیَّۃُ بمعنی سانپ کا کینچلی اتارنا۔ اور سَلْخُ الْحَیَّۃِ بمعنی سانپ کی کینچلی اور مِسْلَاخ کا معنی بھی سانپ کی کینچلی۔ اور سَلَخَ الْمَرْاَۃُ عورت کا اپنا کرتہ اتارنا۔ اور سَلَخَ الْخَرُوْفَ بمعنی بکری کے بچے کی کھال اتارنا (منجد) گویا سَلَخَ کا لفظ کچی کھال۔ کچا چمڑہ یا کچا سا پردہ اتارنے کے لیے آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ۔ (۳۶/۳۷) اور ایک نشانی ان کے لیے رات ہے کہ اس سے ہم دن کو کھینچ لیتے ہیں۔

۲۔ کَشَطَ (البعیر) اونٹ کی کھال اتارنا۔ اور کِشَاطٌ بمعنی اتری ہوئی کھال اور کَشَّاطٌ بمعنی قصائی قصاب (منجد) ارشادِ باری ہے:

وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ (۸۱/۱۱) اور جب آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی۔

ماحصل: عارضی جلد یا پردہ اتارنے کے لیے سَلَخَ اور مضبوط جلد یا پردہ اتارنے کے لیے کَشَطَ کا لفظ آتا ہے۔

۴۴۔۔۔۔۔ کھانا (مصدر)

کے لیے اَکَلَ اور طَعِمَ اور رَتَعَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَکَلَ: یہ لفظ عام ہے اور ہر کھانے کی چیز خواہ یہ طعام ہو، روٹی ہو یا مٹھائی ہو، پھل ہو یا کوئی دوسری کھانے کی چیز۔ سب جگہ استعمال ہوتا ہے۔ انسان اور غیر انسان سب کے لیے یکساں مستعمل ہے۔ محاورہ ہے اَکَلَتِ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی آگ لکڑیوں کو کھا گئی۔ (مف) قرآن میں ہے:

وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ (۵/۳) اور وہ جانور (بھی حرام ہے) جسے درندے پھاڑ کھائیں مگر جسے تم (مرنے سے پہلے) ذبح کر لو۔

۲۔ طَعِمَ: اکل کے مقابلے میں بہت محدود معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ بمعنی غذا کھانا۔ روٹی کھانا۔ کھانا کھانا (مف) اور ہر وہ چیز جو بطور غذا کھائی جائے۔ اور اس لفظ کا اطلاق بالعموم انسانوں کے لیے ہوتا ہے۔ طَعَامِیٌّ بمعنی روٹی بیچنے والا۔ اور مَطْعَمٌ بمعنی ہوٹل (م۔ق) ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو چھپا دیا۔ اور مِغْفَر بمعنی خود جو دورانِ جنگ سپاہی سر پر رکھ لیتے ہیں۔ اسے الغفارۃ بھی کہتے ہیں۔ اور الغفارۃ اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جسے عورتیں اپنے دوپٹہ کو تیل سے بچانے کے لیے اس کے نیچے سر پر رکھ لیتی ہیں اور اس کپڑے کو بھی جس سے کمان کے گوشے کو لپیٹتے ہیں (منجد) اور اللہ کی طرف سے غفران کے معنی یہ ہیں کہ وہ گناہوں کی عقوبت سے انسان کو چھپا لے۔ اور غَفَرَ بمعنی اللہ تعالیٰ کا بندوں کو ان کے گناہوں کی عقوبت سے بچانا اس کا صلہ ل سے آتا ہے۔ اور غُفْرَان عذاب کے ساقط ہونے کا مقتضی ہے اور یہی بات ثواب کو واجب کر دیتی ہے (فق ل ۱۹۵) ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ (۳/۱۳۵) اور اللہ تعالیٰ کے سوا گناہوں کو بخش بھی کون سکتا ہے؟

اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش چاہنے کے لیے اِسْتَغْفَرَ آئے گا اور اس کی نسبت اللہ ہی کی طرف ہو گی خواہ اللہ کا نام مذکور ہو یا نہ ہو۔ جیسے فرمایا:

سَوَآءٌ عَلَیْھِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَھُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَھُمْ (۶۳/۶) تم ان کے لیے بخشش مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں برابر ہے۔

۴۔ تَصَدَّقَ: بمعنی اپنے حق سے دستبردار ہو جانا اور اپنا حق دوسرے کو معاف کر دینا (مف) ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ کَانَ ذُوْعُسْرَۃٍ فَنَظِرَۃٌ اِلٰی مَیْسَرَۃٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ (۲/۲۸۰) اگر مقروض تنگدست ہے تو اسے اس کی گنجائش تک مہلت دو اور اگر معاف ہی کر دو تو تمہارے حق میں بہتر ہے۔

۵۔ تَجَاوَزَ (عن) جَازَ بمعنی کسی کام کا جائز ہونا۔ ممنوع نہ ہونا (م۔ق) اور جاوز (المکان) بمعنی کسی جگہ سے آگے نکل جانا۔ بمعنی تَجَاوَزَ عَنْہُ بمعنی چشم پوشی کرنا، معاف کرنا اور تَجَاوَزَ فِی الْاَمْرِ بمعنی کسی کام میں افراط کرنا (منجد) اور بمعنی تقصیر زیادہ ہونا لیکن ازراہِ لطف و کرم اس کا محاسبہ نہ کرنا (مف) ارشادِ باری ہے:

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْھُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِھِمْ۔ (۴۶/۱۶) یہ لوگ ہیں جن کے اچھے اعمال ہم قبول کر لیں گے اور ان کی برائیوں سے درگزر کریں گے۔

۶۔ کَفَّرَ (عن) کَفَرَ بمعنی چھپانا۔ اور کُفْرَۃ بمعنی رات کی سیاہی اور کَفَّارَۃ وہ عمل ہے جس کی ادائیگی پر گناہ سے پردہ پوشی ہو جائے۔ اور کَفَّرَ عَنْہُ بمعنی برائیاں دور کر دینا۔ ان کا مواخذہ نہ کرنا۔ اور کَفَّرَ عَنْ اِثْمِہٖ بمعنی گناہ کا کفارہ ادا کرنا (منجد) اور بمعنی ابطال السَّیِّاٰتُ بِالْحَسَنَاتِ (فق ل ۱۹۶) ارشادِ باری ہے:

وَلَوْ اَنَّ اَھْلَ الْکِتٰبِ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا اور اگر اہل کتاب ایمان لاتے اور پرہیزگاری

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کی خدمت میں پیش ہوئے۔ لیکن حضرت زیدؓ نے ورثاء کے ساتھ جانے کے بجائے رسول اللہ کی غلامی کو ترجیح دی اور وُہ ناکام واپس ہوئے۔ اس واقعہ کے بعد آپؐ نے زید کو اپنا متبنّٰی بنا لیا۔ بعد میں آپ نے اپنی پھوپھی زاد بہن زینبؓ کا حضرت زید سے نکاح کر دیا۔ لیکن ذہنی تفاوت کی بنا پر یہ نکاح کامیاب ثابت نہ ہو سکا۔ رسول اللہ نے حضرت زید کو بہت سمجھایا۔ لیکن بالآخر یہ نکاح طلاق پر منتج ہوا۔

۳۔ طالوت، نبی اسرائیل کا وُہ بادشاہ، جسے بنی اسرائیل کی اپنے پیغمبر شموئیل کی وساطت سے درخواست پر اللہ تعالیٰ نے نامزد فرمایا۔ اسی بادشاہ نے ۹۷۵ ق۔م میں جالوت کے لشکروں کو شکست دی۔ اور حضرت داؤد نے اسی موقعہ پر جالوت کو واصل جہنم کیا۔

۴۔ لقمان، ان کے نبی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

۵۔ مریمؑ، عورتوں میں سے صرف حضرت مریمؑ کا نام قرآن میں آیا ہے۔ ان کا ذکر حضرت عیسٰیؑ اور حضرت زکریاؑ کے بیان میں گزر چکا ہے۔

علاوہ ازیں اصحاب الکہف کا ذکر بھی ملتا ہے۔ تورات کے مطابق یہ سات نوجوان تھے۔ شاہِ وقت قیصر ڈیسیس (۲۵۰ء) بت پرست تھا۔ چاند دیوی کا پرستار تھا۔ اور یہی سرکاری مذہب تھا۔ یہ نوجوان موحد تھے۔ اپنی جانیں خطرہ میں دیکھ کر ایک غار میں جا پناہ لی۔ اور جا کر اس میں سو گئے۔ صدیوں بعد جاگے تو اپنے میں سے ایک شخص کو ایک سکہ جس پر ڈیسیس کی مہر تھی دے کر کھانا لانے بھیجا۔ لوگ صدیوں پرانا سکہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ دریں اثناء حکومت بدل چکی تھی۔ موجودہ بادشاہ تھیوڈوسیس خود عیسائی اور موحد تھا۔ ان دنوں لوگوں میں بعث بعد الموت کا مسئلہ خوب زوروں پر زیر بحث تھا۔ اس واقعہ سے لوگوں کو ایک واضح دلیل ہاتھ آگئی۔ اور وہ لوگ ان اصحاب کہف کے اتنے معتقد ہوئے کہ غار کے دہانے پر ایک عالیشان مسجد بھی تعمیر کر دی۔ اصحابِ کہف اندر جا کر پھر سو گئے اور وہیں وفات پا گئے۔

۵ — اسمائے اشرار و کفّار

مندرجہ ذیل کافروں یا مشرکوں کے نام بھی قرآن میں مذکور ہوئے ہیں۔

۱۔ ابولہب، رسول اللہ کا حقیقی چچا۔ اس کا رنگ سرخ تھا لہٰذا ابولہب کی کنیت سے مشہور ہوا۔ رسولؐ اللہ نے حکم الٰہی کے مطابق اپنے خاندان کو تبلیغ کے لیے اکٹھا کیا اور موثر انداز میں اپنا موقف پیش کیا تو ابولہب کہنے لگا "تجھے ہلاکت ہو، کیا اسی بات کے لیے ہمیں اکٹھا کیا تھا؟" اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا،

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ (۱۱۱ : ۱) ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹیں اور وُہ ہلاک ہو۔

۲۔ جالوت، اس کا ذکر طالوت اور داؤدؑ کے بیان میں آچکا ہے۔ ظالم بادشاہ جو ۹۷۵ ق۔م میں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ